دینی وسیاسی جماعتوں کا حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ حالانکہ تمام جماعتوں میں خواتین کے لیے الگ خواتین ونگ ہیں۔ مگر کسی بھی جماعت نے اس واقعہ پر احتجاج کرنے کی جرأت نہیں کی۔ ایسے مواقع پر سیاست کرنے والی جماعت ایم کیو ایم سے توقع تھی۔ کہ وہ اس پر ضرور واویلا کرے گی۔ مگر افسوس انہوں نے مصلحت کا راستہ اختیار کیا۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ پیپلز پارٹی اسے بنیادی رکنیت سے محروم کرتی۔ اور الیکشن کمیشن اسے ہمیشہ کے لیے نااہل قرار دے دیتا۔ مگر افسوس کسی ایک میں بھی یہ اخلاقی جرأت نہیں۔ یہی حادثہ اگر کسی عام شخص سے ہوتا۔ یا خاتون پر ہاتھ اٹھانے والا کسی مذہبی طبقے سے تعلق رکھتا۔ تو اب تک قیامت برپا ہو جاتی۔ اور مغربی میڈیا بھی اس کا ہمنوا ہوتا۔ اور نام نہاد سول سوسائٹی اور حقوق نسواں کے جعلی علمبرداروں نے آسمان سر پر اٹھا لینا تھا۔ اور خاتون سے ہمدردی کے نام پر لاکھوں روپے فنڈ حاصل کر لیتے۔

یہ حادثہ پوری قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اسلام پسند جماعتوں اور تنظیموں کو بہر حال اس پر شدید ردعمل کا اظہار کرنا چاہیے۔ کہ وہ اس کا محاسبہ کرے۔ اور مظلوم خاتون کی دادرسی کرے۔

حجۃ الاسلام حافظ عبدالمنان نور پوری کا سانحہ ارتحال!

تمام جماعتی علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت العلام حافظ عبدالمنان نور پوری مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت حافظ عبدالمنان نور پوری سے تمام دینی جماعتی اور علمی حلقے بخوبی واقف ہیں۔ آپ بہت منکسر المزاج سادہ اور کریم النفس تھے۔ آپ بہترین انسان اعلیٰ اخلاق کے حامل اور مہمان نواز تھے۔ آپ بہت باوقار اور صاحب کردار تھے۔ کتاب وسنت کے علوم پر مکمل عبور حاصل تھا۔ خصوصا حدیث میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ حجۃ الاسلام کا لقب آپ پر صادق آتا ہے۔ آپ واقعتاً نمونہ سلف تھے۔ تواضع اور انکساری آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ پوری زندگی شیخ الحدیث کا خطاب پسند نہیں کیا۔ بلکہ صرف حافظ لکھنے کی اجازت فرماتے تھے۔ کم گو تھے۔ مگر حق بات کہنے ہیں۔ ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے۔ شب زندادار اور عبادت گزار تھے۔ کسی دوسرے کے کام میں کبھی مداخلت نہ کرتے۔ احباب جماعت اور تلامذہ کی بے حد عزت کرتے۔ اور مولانا یا مولوی کہہ کر پکارتے تھے۔ نہایت پاکیزہ زندگی گزاری۔ اور آخر وقت تک دین کی خدمت میں مصروف رہے۔

وفات سے تقریبا دو ہفتے قبل ان پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے نیم بے ہوش ہوئے۔ لاہور شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ آخری ایام میں قومے میں چلے گئے۔ اور آخر کار علم وعمل کا یہ روشن چراغ بتاریخ 26 فروری 2012 کو گل ہوگیا۔ اور اسی دن چار بجے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے سامنے واقع جناح پارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو گوجرانوالہ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ جس میں زندگی کے تمام طبقوں اور مکاتب فکر کے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کے دیرینہ رفیق مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اساتذہ اور طلبہ کا قافلہ شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی صاحب کی قیادت میں شریک ہوا۔ جس میں ناظم اعلیٰ وفاق چودھری یٰسین ظفر، مولانا محمد یونس، مفتی عبدالحنان، پروفیسر نجیب اللہ طارق، مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی، قاری نوید الحسن لکھوی صاحب کے علاوہ اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ ادارہ جامعہ حضرت مرحوم مغفور کی رحلت پر حزن ملال کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کے ساتھ تمام لواحقین کے لیے صبر جمیل کے لیے دعا گو ہے۔ اللھم اغفرله وارحمه وادخله جنة الفردوس.

مولانا فاروق الرحمن یزدانی کو صدمہ

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے والد گرامی طویل علالت کے بعد بتاریخ 23 فروری 2012 کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور شب زندہ دار تھے۔ جید چک میں مسجد کی تعمیر اور اسکی آبادی میں مثالی کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی اولاد کو دین کے لیے وقف کیا۔ اور خود محنت مزدوری کر کے انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے۔ بہت قناعت پسند تھے۔ نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ان کی وفات سے لواحقین کے ساتھ اہل گاؤں بھی متاثر ہوئے۔

ان کی نماز جنازہ جید چک میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے ادا کیے۔ جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جامعہ سلفیہ سے اساتذہ کرام اور طلبہ نے شرکت کی۔ ادارہ مولانا فاروق الرحمٰن صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کے ساتھ صبر جمیل کے لیے دعا گو ہے۔